



عقیدہ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

اُفضیلت صدیقِ حق کے  
اور ساداٽِ کرام

ابوالمناظر پیر  
مفتي سيد مشاحد حسین شاہ  
کاظمی مشهدی موسوی

دادرست  
برکات الحمد لله

# فہرست

صفحہ نمبر	موضوعات	نمبر شمار
03	فضلیتِ صدیق اکبر اور ساداتِ کرام	1
04	سدادتِ کرام! فضلیت کا معیار اور ہمارا عقیدہ کیا ہے؟	2
06	سدادتِ کرام! یہ لواحدیت سے اپنا عقیدہ جانو	3
08	صحابہ کرام میں سب سے بہترین	4
08	نیز حضور ﷺ کی صحابہ اکرام کو تنبیہ	5
09	حضرور ﷺ کے نزدیک دنیا و آخرت میں سب سے بہتر نیز جنتی سردار کون؟	6
09	حضرور ﷺ کے نزدیک افضل الصدیقین	7
09	حضرت عائشہ اور عمر فاروقؓ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما عقیدہ	8
10	فضلیت کے منکر کو عمر فاروقؓ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی دردناک سزا	9
11	مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا عقیدہ اور آپ کی عقیدت اور آپ کی تنبیہ	10
12	مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے نزدیک افضلیت ابو بکر کے منکر کی سزا	11
13	مولانا علی اور تمام صحابہ کے حق کا منکر کون؟	12
13	مولانا علی اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک حضرت صدیق خلافت میں بھی پہلے	13
14	مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا خوبصورت استدلال	14
14	گروہ روا فض پر اللہ کی لعنت	15
15	فضلیت میں اہل بیت اطہار کا عقیدہ	16
15	اہل بیت کے ایک فرد محمد بن عبد اللہ کا موقف	17
16	فضلیت میں اصحاب رسول ﷺ کا عقیدہ	18
17	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اعلان	19
17	اہم اعلان	20
18	مفہی صاحب کے مرا جہلمی پر لگائے گئے فتاویٰ جات اور درحقیقت حکومت وقت سے استدعا می نوٹسز	21

# المُشَاهَدَاتْ دَارُ الْإِفْتَاءِ

عقیدہ

صَدِيقٌ أَكْبَرْ  
أَفْضَلُ  
سَادَاتِ كَرَامٍ



☆ اللہ جبار و علام نے انبیاء ﷺ کو لوگوں کی ہدایت کے لیے مبعوث فرمایا اور ان کے دو شہائے مبارکہ پر دین کی بھاری ذمہ داری ڈالی اور سب کو فضیلیتیں عطا فرمائیں لیکن بعض کو بعض پر افضل فرمایا چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید کی سورہ بقرہ کی آیت نمبر 253 میں ارشاد فرماتا ہے ”تِلْكَ الرَّسُولُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَى بَعْضٍ“ یعنی یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا، اور سب پر اپنے پیارے حبیب محمد عربی ﷺ کو فضیلیت دی اور آپ کو خاتم النبیین بنایا۔ اب چونکہ حضور ﷺ کے بعد تو کوئی نیانبی یا رسول آنا نہیں اس لیے دین کی یہ ذمہ داری حضور سرور کو نین ﷺ کے بعد صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اوپر آگئی اور رب العالمین نے حضور ﷺ کے صدقے تمام صحابہ کو بھی فضیلیتیں عطا فرمائیں لیکن بعض کو بعض سے افضل بھی فرمایا چنانچہ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید فرقان حمدی کی سورہ حمدیہ کی آیت نمبر 10 میں ارشاد فرماتا ہے : ”لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قُتِلَ أُولَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ وَ قُتَلُوا وَ كُلُّا وَعْدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ“ ترجمہ : ”تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ کیا اور جہاد کیا یہ مرتبہ میں ان سے بڑے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور جہاد کیا اور ان سب سے اللہ جنت کا وعدہ فرماتا چکا اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔“ اور مشکوٰۃ المصانع کی حدیث نمبر 6018 میں ہے ”يَا مُحَمَّدُ إِنَّ أَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُومِ فِي السَّمَاءِ“

بعضُھا أقوی مِن بعضٍ ”یعنی اے محمد (صلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) بیشک آپ کے اصحاب میرے نزدیک آسمان میں تاروں کی ماند ہیں، ہاں بعض بعض سے زیادہ قوی ہیں۔ (فضیلت والے ہیں)

(مشکوٰۃ المصابیح، باب مناقب الصحابة، حدیث نمبر 6018، مطبوعہ کوئٹہ)

## ساداتِ کرام! افضلیت کا معیار اور ہمارا عقیدہ کیا ہے؟

اب ہر سید زادہ بغیر کسی کے دام تزویر میں آئے بگوش ہوش سنے کے اہلسنت کا عقیدہ کیا ہے؟ اہلسنت کا عقیدہ مسلمہ متفقہ اجماعیہ یہ ہے کہ انبیاء و مرسلین کے بعد سب سے افضل یا ریغار و یارِ مزار، مولیٰ علی اور تمام صحابہ کا پیار سیدنا صدیق اکبر اور عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہیں اور ہم اہل سنت افضلیت مطلقہ کے قائل ہیں۔ اور اس پر اجماع ہے۔ اور جو اس افضلیت کا انکار کرے یا (ان دونوں حضرات کی افضلیت مطلقہ کو بیان کرنے سے) توقف کرے وہ گمراہ و بد دین اور اہلسنت سے خارج ہے۔

انتباہ! عالیٰ نسب و خاندان ہونا افضلیت کا معیار نہیں، مشہور و معروف ہونا افضلیت کا معیار نہیں، عمر میں زیادہ ہونا افضلیت کا معیار نہیں، حسین و جمیل ہونا افضلیت کا معیار نہیں، ظاہری صفائی و سترائی ہونا افضلیت کا معیار نہیں، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونا افضلیت کا معیار نہیں، رُعب و دُبدبہ ہونا افضلیت کا معیار نہیں، زیادہ مال و دولت ہونا افضلیت کا معیار نہیں، گفتگو میں غالب ہونا افضلیت کا معیار نہیں، تو پھر آخر افضلیت کا معیار ہے کیا؟؟؟ تو اے ساداتِ کرام سنو!! افضلیت کا معیار شریعت کی نظر میں تقویٰ و پرہیز گاری ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سورہ حجرات کی آیت نمبر 13 میں ارشاد فرماتا ہے ”إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتُقْبِلُكُمْ ۖ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَيْرٌ“ ترجمہ: ”بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔“ یہاں سے ہمیں ایک مقدمہ مل گیا کہ اللہ کے نزدیک اگر م (زیادہ عزت والا) وہ آئی (زیادہ پرہیز گار) ہے۔

ایک اور مقام پر جب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے ایک بھاری رقم دے کر حضرت بلاں عجشی رضی اللہ عنہ کو آزاد کروایا تو کچھ لوگوں نے کہا کہ شاید بلاں کا ابو بکر پر کوئی احسان ہو گا جس کو اتارنے کے لیے ابو بکرنے بلاں کی آزادی پر اتنی بھاری رقم خرچ کی تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس غلط فہمی کا رد کرتے ہوئے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خالص نیت بتاتے ہوئے سورہ لیل کی آیت نمبر 17 تا 20 میں فرمایا ”وَ سَيِّجَنَّبُهَا الْأَثْقَى“ (۱۷) ، الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَّكَّى (۱۸) وَ مَا لِأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى (۱۹) إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى (۲۰) ”ترجمہ: ”اور بہت جلد اس آگ سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پر ہیز گار ہے، جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستر اہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے بلند رب کی رضا چاہتا ہے“ یہاں ”اثقی“ (سب سے بڑا پر ہیز گار) کسے کہا گیا؟؟؟ تو مفسرین کا اس پر اجماع ہے کہ مذکورہ آیت میں ”اثقی“ سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

چنانچہ امام خازن رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: 741ھ) اپنی تفسیر تفسیر خازن (لباب التاویل فی معانی التنزیل) میں سورہ لیل کی انہیں آیات کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”وَ هُوَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فِي قَوْلِ جَمِيعِ الْمُفَسِّرِينَ“ یعنی تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے پر ہیز گار سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مطلع القمرین میں فرماتے ہیں ”آیہ کریمہ میں باجماع مفسرین ”اثقی“ سے جناب سیدنا امام المتقین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد ہیں، امام محری السنۃ بغولی فرماتے ہیں ”یَعْنِی أَبَا بَكْرٍ فِي قَوْلِ الْجَمِيعِ“ ”اثقی“ سے مراد سب کے نزدیک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ (تفسیر معالم التنزیل، ج 6، ص 1022، تحت آیت 18، مطبوعہ الریاض) اور امام علامہ شمس الدین ابن الجوزی نے بھی اس پر اجماع نقل کیا، اور یہ معنی ابو بکر بن ابی حاتم و طبرانی و ابن زہیر و محمد بن اسحق

وغيرهم محدثین کی احادیث میں وارد، حتیٰ کہ طبری نے باوجود رفض تفسیر مجمع البیان میں اسی کو مقبول رکھا اور انکار کا یار اور اقرار سے چارہ نہ پایا، معہذہ آیت کے لئے دوسرا محمل صحیح متصور ہی نہیں کہ بالضرور یہاں وہی مقصود جو افضل امتِ محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم ورنہ آیہً اولیٰ سے مناقضت لازم آئے۔“

(مطلع القمرین فی ابانته سبقۃ العمرین، ص 164، مطبوعہ مکتبہ بہار شریعت، لاہور)

تو یہاں سے دوسرا مقدمہ مل گیا کہ صدیق اکبر اتفق ہیں تو اب پہلی آیت سے ملے مقدمے اور اس مقدمے کو ملا کر منطقی نتیجہ نکالیں:

**صغریٰ: صِدِّیقُ أَتْقَى** (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ پرہیز گار ہیں۔)

**کبریٰ: كُلُّ أَتْقَى أَكْرَمُ عِنْدَ اللَّهِ** (ہر سب سے زیادہ پرہیز گار اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہو گا۔)

**نتیجہ: صِدِّیقُ أَكْرَمُ عِنْدَ اللَّهِ** (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والے ہیں۔)

تو اے ساداتِ کرام !!! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو قرآن پاک کی مذکورہ دو آیات کو مذکورہ طریقے کار سے ملا کر سمجھنے سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے افضل ہیں کیونکہ وہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والے ہیں اور جو اللہ کے نزدیک سب سے عزت والا ہوتا ہے وہی افضل و اعلیٰ ہوا کرتا ہے۔

## ساداتِ کرام ! یہ لو احادیث سے عقیدہ جانو

اے گروہ سادات ! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو ہمارے نانا جان رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں عطا فرمایا

چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح بخاری میں حدیث نمبر 3662 لائے ” حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، قَالَ: خَالِدُ الْحَذَاءُ حَدَّثَنَا، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَامِ فَقُلْتُ: أَيُّ

النَّاسُ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟؟؟ قَالَ: عَائِشَةُ، فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ، فَقَالَ: أَبُوهَا، قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ، قَالَ: ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَعَدَ رِجَالًا،”يعني نبی کریم ﷺ نے حضرت عمر بن عاصؑ کو غزوہ ذاتِ السلاسل کے لیے بھیجا (عمر بن عاصؑ فرماتے ہیں) پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ (رضی عنہا) سے۔ میں نے پوچھا مردوں میں سے کس سے؟ فرمایا کہ ان کے والد سے۔ میں نے پوچھا، ان کے بعد؟ فرمایا کہ عمر بن خطاب (رضی عنہ) سے۔ اس طرح آپ نے کئی آدمیوں کے نام لیے۔

جامع ترمذی میں صحیح سند کے ساتھ حدیث نمبر 3666 مروی ہے کہ ”حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: ذَكَرَ دَاؤُدُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلَيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَبُوبَكْرٌ وَعُمَرُ سَيِّدَا الْكُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ مَا خَلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ، لَا تُخْبِرْهُمَا يَا عَلَيٌّ“،”یعنی نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”ابو بکر و عمر جنت کے ادھیر عمر کے لوگوں کے سردار ہیں، خواہ وہ اگلے ہوں یا پچھلے، سوائے نبیوں اور رسولوں کے، لیکن علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ جامع ترمذی میں ایک اور حدیث پاک 3673 نمبر پر لائے ”حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيِّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ مَيْمُونٍ الْأُنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُوبَكْرٌ أَنْ يَؤْمِنُهُمْ غَيْرُهُ“،”یعنی حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیقؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”کسی قوم کے لیے مناسب نہیں کہ ابو بکر (رضی عنہ) کی موجودگی میں ان کے سوا کوئی اور قوم کی امامت کرائے۔“

کنز العمال میں حدیث نمبر 32645 اور بعد نسخوں میں 32642 ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ”أَبُوبَكْرٌ وَعُمَرُ خَيْرُ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَخَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ، وَخَيْرُ الْأَوَّلِينَ وَالآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ“ کہ ابو بکر و عمر انبیاء و مرسیین ﷺ کے علاوہ تمام آسمان والوں، زمین والوں اور تمام اگلوں پچھلوں سے افضل

ہیں۔ (کنزالعمال، کتاب الفضائل، فضائل ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما، حدیث 32645، ج 11، ص 560، بیروت)

## صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سب سے بہترین:

امام ابو العباس احمد بن عبد اللہ بن محمد، محب الدین طبری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: 694ھ) اپنی ماہی ناز کتاب ”الریاض النصرة فی مناقب العشرة“ میں حضرت انس رضی اللہ علیہ سے روایت نمبر 270 ذکر کرتے ہیں ”قال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ: خَيْرُ أَصْحَابِيِّ أُبُو بَكْرٍ“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ میں سب سے بہترین ابو بکر (رضی اللہ علیہ) ہیں۔

(الریاض النصرة فی مناقب العشرة، حدیث 270، ج 1، ص 137، مؤسسة الرسالة، بیروت)

## حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی صحابہ کرام علیہم السَّلَام کو تنبیہ:

امام طبری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی: 694ھ) اپنی کتاب ”الریاض النصرة فی مناقب العشرة“ میں حضرت جابر رضی اللہ علیہ سے روایت نمبر 271 لائے کہ آپ رضی اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”كُنَّا عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرَّا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ نَتَذَاكِرُ الْأَنْصَارَ فَأَزْتَفَعْتُ أَصْوَاتُنَا، فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: فِيمَ أَنْتُمْ؟ فَقُلْنَا: نَتَذَاكِرُ الْفَضَائِلَ قَالَ: فَلَا تُقْدِمُوا عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَحَدًا، فَإِنَّهُ أَفْضَلُكُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ“ یعنی ہم مہاجرین و انصار صحابہ کی ایک جماعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کاشانہ اقدس کے دروازے کے پاس انصار صحابہ کرام کا تذکرہ کر رہے تھے کہ دورانِ تذکرہ ہماری آوازیں بلند ہوئیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کس بات میں بحث کر رہے ہو؟؟ تو ہم نے عرض کی: ہم باہمی فضائل کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خبردار!!! ابو بکر پر کسی کو فضیلت نہ دینا کہ بیشک وہ دنیا و آخرت میں تم سب سے افضل ہیں۔

(الریاض النصرة فی مناقب العشرة، حدیث 271، ج 1، ص 137، مؤسسة الرسالة، بیروت)

## حضرور ﷺ کے نزدیک دنیا و آخرت میں سب سے بہتر:

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں: ”رَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِيَ أَمَامًا أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: يَا أَبَا الدَّرْدَاءَ أَتَمُشِّي أَمَامًا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ؟ مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ أَفْضَلَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ“ مجھے نبی کریم ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے آگے چلتے دیکھا تو فرمایا: اے ابو درداء کیا تو اس کے آگے چلتا ہے جو دنیا و آخرت میں تم سے بہتر ہے؟ انبیاء و مرسیین کے بعد ابو بکر سے افضل کسی شخص پر سورج طلوع و غروب نہیں ہوا۔

(الریاض النصرة فی مناقب العشرة، حدیث 268، ج 1، ص 136، مؤسسة الرسالة، بیروت)

## حضرور ﷺ کے نزدیک افضل الصدیقین:

ابوالعباس احمد بن عبد اللہ بن محمد، محب الدین طبری (التویی: 694) اپنی ماہیہ نازکتاب ”الریاض النصرة فی مناقب العشرة“ میں ایک روایت 55 نمبر نقل فرماتے ہیں: کہ حضرور ﷺ نے فرمایا: ”یا عائشةً أَنَا سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، وَأَبُوكَ أَفْضَلُ الصِّدِّيقَيْنَ، وَأَنْتِ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ“ اے عائشہ! میں سید المرسلین ہوں، تیرا والد افضل الصدیقین ہے اور تو ام المؤمنین ہے۔

(الریاض النصرة فی مناقب العشرة، حدیث 55، ج 1، ص 35، مؤسسة الرسالة، بیروت)

## حضرت عائشہ اور عمر فاروق اعظم کا عقیدہ:

اے گروہ سادات! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو ام المؤمنین، محبوبہ محبوب رب العالمین، صدیقہ بنت صدیق حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ہے۔ چنانچہ جامع ترمذی شریف میں حدیث نمبر 3656 ہے: ”عَنْ عَائِشَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“ کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتی ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ابو بکر (رضی اللہ عنہ) ہمارے سردار، ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔  
 (سنن الترمذی، باب مناقب ابی بکر الصدیق، جلد 6، صفحہ 47، حدیث نمبر 3656، بیروت)

## فضیلت کے منکر کو عمر فاروق اعظم کی دردناک سزا:

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے صرف افضیلتِ مطلقہ بیان فرمائی بلکہ اس کونہ ماننے والے کی سزا بھی تجویز فرمائی چنانچہ مروی ہے: ”قد قال له رجلٌ: مَا رأيْتُ أَحَدًا خَيْرًا مِّنْكَ قَالَ: هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: لَوْ قُلْتَ: نَعَمْ لَضَرَبْتُ عُنْقَكَ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا قَالَ: لَوْ قُلْتَ: نَعَمْ لَبَالْغُثْ فِي عَقْوَبَتِكَ“ کسی شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا: کہ میں نے آپ سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو کہتا ہاں، تو میں تجھے قتل کر دیتا، پھر فرمایا: کیا تو نے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا ہے؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو کہتا ہاں، تو میں تجھے سزادینے میں ضرور مبالغہ کرتا یعنی سخت سے سخت سزا دیتا۔  
 (الریاض النصرۃ فی مناقب العشرۃ، ج 1، ص 137، مؤسسة الرسالۃ، بیروت)

ایک اور روایت میں اس طرح ہے: ”وَعَنِ الرُّهْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أُوْرَجَلًا أَفْضَلَ مِنْكَ قَالَ لَهُ عُمَرُ: هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَهَلْ رَأَيْتَ أَبَا بَكْرٍ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: لَوْ أَخْبَرْتَنِي أَنَّكَ رَأَيْتَ وَاحِدًا مِنْهُمَا لَأُوْجَعْتُكَ“ امام زہری سے روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کہا: کہ میں نے کسی کو بھی آپ سے افضل نہیں دیکھا، تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو نے ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا؟ اُس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ان دونوں ہستیوں میں سے کسی ایک کو بھی

دیکھنے کا اقرار کرتا (اور اُس کے باوجود بھی مجھے افضل بتاتا) تو میں تجھے دردناک سزادیتا۔

(الریاض النصرۃ فی مناقب العشرۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۳۷، مؤسسة الرسالۃ، بیروت)

### مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا عقیدہ:

اے گروہ سادات! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو ہمارے بابا جان علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا عقیدہ تھا کہ جب آپ کے بیٹے نے آپ سے سوال کیا صحیح بخاری کی حدیث نمبر 3671 میں ہے ”أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَبُو بَكْرٍ. قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: عُمَرُ. وَخَسِيْتُ أَنْ يَقُولَ: عُثْمَانَ. قُلْتُ: ثُمَّ أَنْتَ قَالَ: مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِينَ“ عرض کی کہ نبی اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضرت ابو بکر (رضی اللہ عنہ)، میں نے عرض کی پھر کون؟ فرمایا حضرت عمر (رضی اللہ عنہ)۔ مجھے لگا کہ اب آپ حضرت عثمان غنی (رضی اللہ عنہ) کا نام لیں گے تو میں نے عرض کی اس کے بعد آپ افضل ہیں تو (عاجزی کے طور پر) فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک عام مرد ہوں۔“

(صحیح بخاری، باب قول النبی لوکنت، حدیث نمبر 3671، بیروت)

### مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی عقیدت:

ابو طالب عشّاری فضائل الصدیق میں راوی، امیر المؤمنین مولیٰ علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ”وَهُلْ أَنَا إِلَّا حَسَنَةٌ مِّنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ“ میں کون ہوں؟ مگر ابو بکر کی نیکیوں میں سے ایک نیکی۔

(جامع الاحادیث بحوالہ ابی طالب العشاری، حدیث 7684، جلد 16، صفحہ 208 دار الفکر بیروت)

### مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی تنبیہ:

المجمع الاوسط للطبراني میں حدیث نمبر 3920 میں ہے ”قَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فِي بَيْتِهِ، فَقُلْتُ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: مَهَلًا، وَيَحْكَ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، أَلَا

أَخْيُرَكَ بِخَيْرِ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ؟ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَيُحَكِّمُ يَا أَبَا جُحَيْفَةَ، لَا يَجْتَمِعُ حُسْنٌ وَبُعْضُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي قَلْبِ مُؤْمِنٍ” کہ ابو جحیفہ نے کہا کہ میں حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے گھر میں داخل ہوا۔ میں نے عرض کی اے رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے افضل ہستی! تو آپ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: ٹھہرو، جلدی سے کام مت لو، اے ابو جحیفہ! افسوس ہے تجوہ پر (کہ تو اتنے بڑے مسئلے سے بے خبر ہے) خبردار!!! کیا تجوہ رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے افضل ہستی کی خبر نہ دوں؟ وہ حضرت ابو بکر، پھر حضرت عمر (رضی اللہ عنہما) ہیں، اے ابو جحیفہ! تجوہ پر افسوس ہے (یہ بات بھی یاد رکھ کر) میری محبت اور ابو بکر و عمر کی دشمنی کسی مومن کے دل میں جمع نہیں ہو سکتی۔

(المعجم الاوسط للطبراني من اسمه على، حدیث 3920، جلد 4، ص 182، بيروت)

### فضیلت ابو بکر کے منکر کی مولا علی کے نزدیک سزا:

باباجان کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے نہ صرف فضیلتِ مطلقہ بیان فرمائی بلکہ اس کونہ ماننے والے کی سزا بھی تجویز فرمائی۔

چنانچہ فضائل صحابہ میں امام احمد بن حنبل اور صواعق محرقة میں حضرت ابن حجر، میتمنی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ”لَا يَفْضِلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ إِلَّا جَلَدْتُهُ حَدَّ الْمُفْتَرِي“ جو شخص بھی مجھے ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) پر فضیلت دے گا میں اُسے الزام تراشی کرنے والے کی سزادوں گا یعنی (80 کوڑے ماروں گا۔)

(الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة، جلد 1، صفحہ 177، مؤسسة الرسالة، بيروت)

ابو طالب عشاری حدیث نمبر 7743 لے کر آئے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ لوگوں میں سب سے بہتر ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے؟ اُس نے کہا، نہیں۔ فرمایا: ابو بکر کو دیکھا؟ عرض کی: نہیں۔

فرمایا: عمر کو دیکھا؟ عرض کی: نہیں۔ تو مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم بولے ”اما إنك لو قلت إنك رأيْت النَّبِيَّ صَلَى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقْتُلْتَكَ وَلَوْ قُلْتَ رَأيْتَ أبا بَكْرٍ وَعُمَرَ لَجَلَدْتَكَ“ کہ اگر تو نبی ﷺ کو دیکھنے کا اقرار کرتا (اور پھر مجھے سب سے بہتر کہتا) تو میں تھے قتل کر دیتا اور اگر تو ابو بکر و عمر (رضی اللہ عنہما) کو دیکھنے کا اقرار کرتا (اوپھر مجھے افضل بتاتا) تو میں تھے حد (یعنی 80 کوڑے) لگاتا۔

(جامع الاحادیث بحوالہ العشاری، حدیث 7743، جلد 16، صفحہ 225، دارالفکر، بیروت)

## مولانا علی اور تمام صحابہ کے حق کا منکر کون؟

نیز مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے افضليت شیخین کے منکر کے برے عقیدے کی قباحت کو مزید ظاہر کرنے کے لیے یہاں تک فرمادیا۔ چنانچہ ابن عساکر سیدنا عمار بن یاسر (رضی اللہ عنہ) سے راوی حدیث نمبر 7733، امیر المؤمنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا ”لَا يُفْضِلُنِي أَحَدٌ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرًا إِلَّا وَقَدْ أَنْكَرَ حَقَّنِي وَحَقَّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“ کہ جو بھی مجھے ابو بکر و عمر پر فضیلت دے گا تو تحقیق وہ میرے اور تمام اصحاب رسول ﷺ کے حق کا انکار کرے گا۔

(جامع الاحادیث بحوالہ ابن عساکر، حدیث 7733، جلد 16، صفحہ 221، 222، دارالفکر، بیروت)

## مولانا علی اور حضرت زبیر کے نزدیک خلافت میں بھی پہلے:

امام حاکم جعفر بن عین اللہ المستدرک میں روایت کرتے ہیں ”عَنْ عَلَيٍّ وَالرَّبِيعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِنْ نَرَى أَبَا بَكْرٍ أَحَقَ النَّاسِ بِهَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ، وَثَانِيَ اثْنَيْنِ، وَإِنَّا لَنَعْلَمُ بِشَرْفِهِ وَكَبْرِهِ، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَسِينٌ (هذا حديث صحيح على شرط الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يَخْرُجَا)“ یعنی حضرت علی اور زبیر (رضی اللہ عنہما) سے مروی ہے: کہ ہم لوگ ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو رسول اللہ ﷺ کے بعد خلافت کا سب سے زیادہ حق دار سمجھتے تھے۔ کہ بیشک وہ صاحب غار اور ثانی اثنین ہیں، اور بیشک ہم آپ کی عظمت و شرافت کو جانتے ہیں۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے اپنی موجودگی میں ہی

انہیں لوگوں کو نماز پڑھانے کا حکم دیا۔ (یہ حدیث امام بخاری و مسلم کی شرائط پر صحیح ہے اگرچہ انہوں نے اس کو اپنی صحیحین میں نقل نہیں کیا۔)

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابة رضی اللہ عنہم، جلد ۳، صفحہ ۷۰، دارالکتب العلمیة، بیروت)

## مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا خوبصورت استدلال:

امام جلال الدین سیوطی عَلیْہِ الْحَمْدُ تاریخ الخلفاء میں روایت کرتے ہیں ”أَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي الْمَسْتَدْرَكِ عَنِ النَّزَالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيٍّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: ذَاكَ إِمْرَوْ سَمَّاهُ اللَّهُ الصَّدِيقُ عَلَى لِسَانِ جِبْرِيلَ وَعَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ، كَانَ خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلَاةِ رَضِيَّهُ لِدِينِنَا فَرَضِيَّنَا لِدُنْيَا نَا“ یعنی امام حاکم عَلیْہِ الْحَمْدُ نے مستدرک میں حضرت نزال بن سبرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں عرض کی: اے امیر المؤمنین! ہمیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بتائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ ایسی ہستی ہیں کہ جن کا نام اللہ جل و علا نے حضرت جبریل عليه السلام اور حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کی زبان پر صدق رکھا۔ وہ نماز میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے خلیفہ تھے تو رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے انہیں ہمارے دین کے لیے پسند کیا تو ہم نے بھی انہیں اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے پسند کیا۔

## گروہ روافضل پر اللہ کی لعنت:

امام جلال الدین سیوطی عَلیْہِ الْحَمْدُ (المتوفی: 911)، اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں نقل فرماتے ہیں ”وَأَخْرَجَ أَحْمَدَ وَغَيْرُهُ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: خَيْرٌ هَذِهِ الْأُمَّةَ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ.....“

قالَ الْذَّهُبِيُّ: هَذَا مُتَوَاتِرٌ عَنْ عَلِيٍّ، فَلَعَنَ اللَّهُ الرَّافِضَةَ مَا أَجْهَلُهُمْ“ امام احمد وغیرہ نے مولانا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کیا کہ آپ فرماتے ہیں: اس امت میں ان کے نبی (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ) کے بعد سب سے بہتر ابو بکر ہیں پھر عمر۔

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے متواترًا امر وی ہے تو اللہ کی لعنت ہو ان روافض پر یہ اس سے کہاں جاہل پھرتے ہیں؟؟؟؟ (تاریخ الخلفاء، ص 39، مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز)

## فضیلیت میں اہل بیتِ اطہار کا عقیدہ:

اے گروہ سادات! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو حضرت امام حسین، حضرت امام زین العابدین حضرت امام باقر اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہم کا تھا۔

چنانچہ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ”حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدَ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَلَيْ أَبِي عَلَيْ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي الْحُسَيْنِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي عَلَيْ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ”مَا طَلَعَتْ شَمْسٌ وَلَا غَرَبَتْ“ الْحَدِيثُ بِتَمَامِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا أَنَّالَّنِي اللَّهُ شَفَاعَةً جَدِيدًا إِنْ كُنْتُ كَذَبْتُ فِيمَا رَوَيْتُ لَكَ وَإِنِّي لَأَرْجُو شَفَاعَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ“ کہ مجھے حدیث بیان کی میرے والد حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ نے، آپ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے آپ فرماتے ہیں مجھے میرے والد امام حسین رضی اللہ عنہ نے بیان فرمائی کہ میں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ”ابو بکر سے بہتر کسی شخص پر نہ سورج طلوع ہوا ہے نہ غروب۔ اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے آپ کو روایت بیان کرنے میں غلط بیانی کی ہو تو اللہ پاک مجھے میرے نانا جان صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ کرے اور میں تو قیامت کے دن صدیق اکبر (رضی اللہ عنہ) کی شفاعت کا طلب گار رہوں گا۔ اسی کے ساتھ دوسری روایت ہے کہ ساری امت سے افضل ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

## اہل بیت کے ایک فرد محمد بن عبد اللہ کا موقف:

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ جندب اسدی سے راوی ”إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ أَتَاهُ قَوْمٌ مِّنْ أَهْلِ

الْكُوْفَةِ وَالْجَزِيرَةِ فَسَأَلُوهُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَالْتَّفَتَ إِلَيْهِ فَقَالَ أُنْظِرُ إِلَى أَهْلِ بِلَادِكَ يَسْأَلُونِي عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ لَهُمَا أَفْضَلُ عِنْدِي مِنْ عَلَيِّ<sup>۱</sup>“ یعنی امام نفس زکیہ محمد بن عبد اللہ محسن ابن امام حسن ثانی ابن امام حسن مجتبی ابن مولیٰ علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجوہهم کے پاس اہل کوفہ و جزیرہ سے کچھ لوگوں نے حاضر ہو کر ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما (کی افضلیت) کے بارے میں سوال کیا۔ امام نے میری طرف التفات کر کے فرمایا اپنے وطن والوں کو دیکھو! مجھ سے ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی بابت سوال کرتے ہیں بیشک وہ دونوں میرے نزدیک علی (کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) سے افضل ہیں۔

(الصواعق المحرقة بحوالہ الدارقطنی عن جنبد الاسدی، صفحہ 55، مکتبہ مجیدیہ، ملتان)

## افضلیت میں اصحاب رسول ﷺ کا عقیدہ:

اے گروہ سادات! ہمیں وہ عقیدہ رکھنا چاہیے جو صحابہ کرام علیہم الرضوان کا بھی عقیدہ تھا۔ چنانچہ بخاری شریف میں حدیث نمبر 3697 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ”کُنَّا فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَغْدِلُ بِأَبِيِّ بَكْرٍ أَحَدًا ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانَ“ ہم حضور ﷺ کے زمانے میں ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے پھر عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے برابر پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے برابر کسی کو فضیلت نہیں دیتے تھے۔ (صحیح بخاری، باب مناقب عثمان، حدیث نمبر 3697، بیروت)

اور سنن ابی داؤد کی روایت نمبر 4628 میں ہے ”كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ: أَفْضَلُ أُمَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرَ ثُمَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ“ حضور ﷺ کے ظاہری حیات مبارکہ سے متصف ہونے کے وقت ہم کہا کرتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد

آپ کی امت میں سب سے افضل ابو بکر ہیں پھر عمر پھر عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

(سنن ابی داؤد، باب فی التفضیل، حدیث نمبر 4628، بیروت)

## حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اعلان:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ”قال: كُنَّا مَعَاشِرًا صَحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُتَوَافِرُونَ نَقُولُ: أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ نَسْكُنُ“ آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم اصحاب رسول کی ایک بڑی جماعت اور ہم بہت زیادہ افراد تھے کہا کرتے تھے: اس امت کے نبی کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابو بکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر ہم خاموشی اختیار کیا کرتے تھے۔

(کنزالعمل، حدیث نمبر 36721، جلد 13، صفحہ 218، بیروت)

## اعلان عام:

ہم سیدی اعلیٰ حضرت امام الہسنۃ امام عشق و محبت مجدد مائتہ حاضرہ الشاہ امام احمد رضا حنان صاحب کی کتاب ”مطلع القمرین فی ابانت سبقۃ العمرین“ کی مکمل تائید کرتے ہیں اور آپ کے اس فرمان ”تمام الہسنۃ کا عقیدہ اجماعیہ ہے کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے افضل ہیں، انہے دین کی تصریح ہے جو مولیٰ علی کو ان پر فضیلت دے مبتدع بد نہ ہب ہے۔“ پر پورا اعتقاد رکھتے ہیں۔ اللہ جل وعلا ہمیں اس عقیدہ جلیلہ جمیلہ حقہ اجماعیہ پر ہمیشہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمين بحباہ طاویلیں والحمد للہ رب العالمین

وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ عَزَّوَجَلَ اسْمَهُ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کتب



ابوالمناظر مفتق سید مشاہد حسین شاہ کاظمی

15 جمادی الاولی 1444ھ / 09 جنوری 2023ء

# مفتی صاحب کے مرزا جہلمی پر لگائے گئے فتاویں

اور در حقیقت حکومتِ وقت سے استدعا ای نوٹسز

